

سورة الفرقان:

اللہ تعالیٰ سورة الفرقان میں مومن اور سچے مسلمانوں کی صفات بیان فرماتا ہے۔
مومن مسلمانوں کی خصوصیات یہ ہیں:

- وہ زمین پر اکڑ کر نہیں چلتے
- جاہل اور ان پڑھ لوگوں سے سخت یا کڑوا لہجہ استعمال نہیں کرتے
- راتوں کو نماز اور دعاؤں میں گزارتے ہیں
- اپنا مال اللہ کے حکم کے مطابق اعتدال سے خرچ کرتے ہیں
- اللہ کے سوا کسی اور کو نہیں پکارتے
- کبھی کسی شخص کو اللہ کے حکم کے بغیر نہیں مارتے
- زنا کبھی نہیں کرتے
- پرہیزگار لوگ جھوٹ نہیں بولتے
- فحش یا گندی چیزوں کی طرف کبھی مائل نہیں ہوتے
- گناہ کے مقامات سے بے توجہی سے گزر جاتے ہیں
- جب وہ قرآن پاک پڑھتے ہیں تو غور و فکر کرتے ہیں
- پرہیزگار لوگ اپنی صلاحیتوں پر نہیں بلکہ ہمیشہ اللہ سے ہدایت کی دعا کرتے ہیں

حدیث کی تشریح:

حدیث 11:

حضرت ابو سعید خدری (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے جو کوئی برائی دیکھے، اسے چاہیے کہ اپنے ہاتھ سے بدل دے (روکے)۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے (منع کرے)۔ اگر یہ بھی نہ کر سکے تو دل سے (برا سمجھے)، اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔" (مسلم)

حدیث 13:

حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہما) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم سب لوگ چرواہے ہو اور ہر شخص اپنی رعایا (نمہ داری) کا جواب دہ ہے۔ لوگوں کا امیر چرواہا ہے اور اپنی رعایا کا نمہ دار ہے۔ آدمی اپنے گھر والوں کا چرواہا ہے اور ان کا جواب دہ ہے۔ آدمی کا غلام اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہے اور اس کا نمہ دار ہے۔ تم میں سے ہر ایک چرواہا ہے اور ہر ایک اپنی رعایا کا جواب دہ ہے۔"

حدیث 15:

حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :
"حلال روزی کمانا دیگر فرائض کے علاوہ ایک فرض (ضروری کام) ہے۔"

حدیث کی اقسام:

1. صحیح: (Authentic)

وہ درست حدیث جو تمام جانچ پڑتال پر پوری اترے۔ اس کی سند ٹوٹی ہوئی نہ ہو، تمام راوی پاکباز، سچے، محتاط، ذہین اور تیز یادداشت والے ہوں۔

2. حسن: (Approved)

صحیح حدیث جیسی قابلِ اعتماد ہوتی ہے، لیکن اس کے بعض راویوں کی یادداشت میں معمولی کمزوری ہو۔

3. ضعیف: (Weak)

ایسی حدیث جس کی سند یا متن میں کوئی خامی ہو۔ اسے "ضعیف" یا "دایف" کہتے ہیں۔

4. موضوع: (Fabricated/Forged)

جعلی حدیث، جو نبی ﷺ پر گھڑ کر منسوب کر دی گئی ہو۔

سیرتِ نبوی ﷺ کی ضرورت و اہمیت:

سیرت کی تعریف:

سیرت سے مراد نبی کریم ﷺ کی ولادت سے وفات تک کی سوانح حیات، اقوال، اعمال، اخلاق اور قیادت ہے۔

سیرت پڑھنے کی ضرورت:

1. اسلام کی صحیح سمجھ: قرآن کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے کیونکہ بہت سی آیات نبی ﷺ کی زندگی کے واقعات کے تناظر میں اتریں۔

2. بہترین رول ماڈل: اللہ کا فرمان "بَقِیْنَا تَمْہَارِے لِیْے رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مِیْنِ بَہْتَرِیْنِ نَمُوْنِہِ ہِے" (الاحزاب: 21)۔

3. ایمان کی مضبوطی: آپ ﷺ کی مشکلات، صبر اور کامیابیوں سے محبت اور ایمان بڑھتا ہے۔

4. اخلاقی رہنمائی: آپ ﷺ کے سچ، انصاف، رحم اور عاجزی سے معاشرتی تعلقات سیکھنے کو ملتے ہیں۔

5. امت کی وحدت: سیرت مسلمانوں کو مشترکہ اقدار یاد دلا کر اتحاد کی ترغیب دیتی ہے۔

آج کے دور میں اہمیت:

1. اخلاقی الجھنوں کا حل: سیرت صحیح اور غلط کی واضح پیمائش دیتی ہے۔
2. اسلاموفوبیا کا مقابلہ: اسلام کے امن پسند تعلیمات کو پیش کرنے میں مدد ملتی ہے۔
3. نوجوانوں کی رہنمائی: نوجوانوں کو بہادری، احترام اور قیادت کا عملی نمونہ ملتا ہے۔
4. انصاف پر مبنی حکمرانی: آپ ﷺ کی حکومت انصاف، رحم اور جوابدہی کی مثال ہے۔
5. مشکلات میں ثابت قدمی: رد، معاشی پابندی اور جنگ جیسی مشکلات میں آپ ﷺ کی ثابت قدمی مسلمانوں کے لیے مشعلِ راہ ہے۔

مکی زندگی میں اذیتیں/مشکلات:

- ابتدائی انکار: دعوتِ اسلام دینے پر قریش نے فوری انکار کر دیا۔ آپ کے چچا ابو لہب نے کھلم کھلا بددعا دی۔
- خاندانی دباؤ: قریش کے سرداروں نے آپ کے چچا ابو طالب سے آپ کو روکنے کو کہا۔
- اذیت اور توہین: آپ ﷺ پر جسمانی تشدد، گالیوں اور گندگی پھینکنے جیسی اذیتیں دی گئیں۔ آپ کو جادوگر اور دیوانہ تک کہا گیا۔
- مصائب میں رحم: اذیت دینے والی بوڑھی عورت کی بیمار پڑنے پر آپ ﷺ نے اس کی عیادت فرمائی۔
- رشوت اور معاشی پابندی: قریش نے آپ ﷺ کو دنیاوی لالچ دیے، ناکام ہونے پر بنو ہاشم پر معاشی پابندی لگا دی۔

- عام الحزن (619 عیسوی): آپ ﷺ کے دو سہارے (بیوی حضرت خدیجہ اور چچا ابو طالب) وفات پا گئے۔
 - طائف کا سفر: طائف کے لوگوں نے آپ ﷺ کو سخت رد کیا اور پتھر مار کر زخمی کر دیا۔
 - یہ اذیتیں ہجرت مدینہ کے بعد ہی کم ہوئیں۔
-

اسلامی ثقافت کی خصوصیات:

توحید (اللہ کی وحدانیت):

اسلامی ثقافت اللہ کی وحدانیت پر مبنی ہے، جو زندگی کے ہر پہلو کو ایک مقصد الہی کے تحت جوڑتی ہے۔

اخلاقی اقدار:

سچائی، عاجزی، صبر، مہربانی، بزرگوں کا احترام، ہمسایوں اور غریبوں کی مدد جیسے اقدار کو فروغ دیتی ہے۔

انسانی مساوات:

نسل، رنگ یا حیثیت کی تفریق کے بغیر تمام انسان برابر ہیں۔

انصاف:

غریب و امیر، مسلم و غیر مسلم سب کے ساتھ یکساں انصاف اسلامی معاشرے کی بنیاد ہے۔

علم کی اہمیت:

دینی و دنیاوی علوم حاصل کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ مسلمانوں نے سائنس، طب، ادب میں نمایاں خدمات انجام دیں۔

اعتدال:

فضول خرچی سے بچتے ہوئے سادگی اور قناعت پسندی کو اپنانا۔

برداشت:

تمام مذاہب کے لوگوں کے ساتھ پرامن بقائے باہمی۔

عبادت:

اللہ کی یاد اور روزانہ عبادات (نماز، ذکر) دل کو پاک کرتی ہیں۔

اسلامی تہذیب کے ستون:

اللہ کی پہچان:

اللہ کی معرفت اور عبادت اسلامی تہذیب کی بنیاد ہے، جو انسانیت کے اخلاقی چیلنجز حل کرتی ہے۔

جامع انصاف:

حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) جیسے خلفاء نے بلا امتیاز انصاف قائم کیا، جس سے معاشرے میں امن قائم ہوا۔

انسانی اخوت:

نسلی تفریق ختم کر کے تمام انسانوں کو ایک لڑی میں پرویا گیا۔

شوریٰ (مشورہ):

فیصلے عوام کے مشورے سے کرنا اسلامی حکمرانی کا اہم اصول ہے (جیسے آج کی پارلیمنٹ)۔

رحمت و امن:

رسول اللہ ﷺ تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے۔ اسلام مہربانی، ہمدردی اور پرامن تعلقات کا دین ہے۔

حجۃ الوداع (رسول اللہ ﷺ کا آخری خطبہ):

نبی کریم ﷺ نے یہ خطبہ 10 ہجری میں ذوالحجہ کی 9 تاریخ کو میدان عرفات میں دیا۔ آپ کے الفاظ پوری انسانیت کے لیے تھے۔

خطبے کے اہم نکات:

- **مسلمان کی جان و مال کا احترام:** جس طرح اس مہینے، دن اور شہر (مکہ) کا احترام ہے، ویسے ہی ہر مسلمان کی جان و مال محترم ہے۔
- **امانت کی ادائیگی:** امانتیں ان کے مالکوں کو لوٹا دو۔
- **ظلم سے بچو:** کسی کو تکلیف نہ دو تاکہ تمہیں تکلیف نہ پہنچے۔
- **سود کی حرمت:** اللہ نے سود حرام کیا ہے، اس لیے تمام سود معاف کیا جاتا ہے۔
- **شیطان سے ہوشیار:** وہ چھوٹے گناہوں سے تمہیں بہکانے کی کوشش کرے گا۔
- **عورتوں کے حقوق:** عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو، وہ تمہاری مددگار ہیں۔ انہیں بھی کھانے پینے اور لباس کا حق ہے۔

- عبادات کی پابندی: نماز، روزہ، زکوٰۃ اور استطاعت ہو تو حج کرو۔
- انسانی مساوات: "کسی عربی کو عجمی پر، کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں سوائے تقویٰ کے۔"
- بھائی چارہ: تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔
- آخری پیغمبر: "میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، نہ ہی نیا دین آئے گا۔"
- وصیت: "میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں: اللہ کی کتاب (قرآن) اور میری سنت۔ انہیں تھامے رہو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔"